ڈین کلیہ السنہ

شعبئہ اردو

مرکزی جامعہ کشمیر، گاندربل

مقالہ نگار

افشانہ غمگین بشیر

نگران

ڈاکٹر عرفان احمد ملک

شعبہ اردو مرکزی جامعہ کشمیر گاندربل

2024

خاکہ برائے پی۔ ایچ۔ڈی

میر تقی میؔر اور رسول میؔر کی منتخب شاعری کا فکری و فنی تقابل

مقالہ نگار

افشانہ غمگین بشیر

نگراں
ڈاکٹر عرفان احمد ملک

تاریخِ داخلہ:۲۰۲۴/۱/۲
اندراج نمبر: 23157Cukmr002

شعبۂ اردو مرکزی جامعہ کشمیر،گاندربل
۲۰۲۴

تعارف :

کسی فن پارے میں موجود تطابق اور تخالف تلاش کرنے کو تقابل کہتے ہیں۔ تقابل بین التہذیبی، بین الثقافتی، بین السانی اور بین الشعبہ جاتی ایک کثیرالعلمی مضمون ہے۔ اساسی طور پر تقابل دو مشترک بنیاد رکھنے والی چیزوں کے موازنے کا نام ہے۔تقابلی مطالعہ دو مختلف قوموں کے تحت لکھے گئے ادب کا مطالعہ ہے۔ لفظ "تقابل" کے لغوی معانی موازنہ،مقابلہ،آمنے سامنے کھڑے ہونے کے ہیں جبکہ لفظ "مطالعہ" کے معنی کسی چیز کو واقفیت حاصل کرنے کے غرض سے دیکھنا ،کسی چیز سے آگاہ ہونا، کسی چیز پر غور کرنے کے ہیں۔ تقابلی مطالعہ دو مختلف زبانوں،خطوں یا دو مختلف فن پاروں کے مختلف النواع اور متضاد جہات کا دیے گئے اصولوں کے تحت ان پر تبادلہ خیال صفحہ قرطاس پر اتارنا ہے۔نیز ان میں اشتراکات و افتراقات کو تلاش کرنا مقصود ہے۔ یہ اشتراکات و افتراقات موضوعی، لسانی، تکنیکی، ثقافتی یا معاشرتی لحاظ سے کسی نہ کسی ادب میں اضافے کا باعث ہی بنتے ہیں ۔تقابلی مطالعہ ہمیشہ وقت کی اہم ضرورت رہی ہے اسی کے ذریعے ہمارے ادب کی خوبیوں

کی قدر اور خامیوں پر قابوپانےکا جذبہ فروغ پا سکتا ہے بغیر اس کے ہر زبان کی
ترقی کی را ہیں گی معنوں میں مسدود ہو کر رہ جائے گی۔

میر تقی میرؔ اور کشمیری شاعر رسول میرؔ دو مختلف زبانوں خطوں اور مختلف ادبی حلقوں سے وابستگی کے باوجود اپنے شعری حلقوں میں یکساں خیال آفرینی رکھتے ہیں ،ان کی شاعری کے موضوعات اور نقطہ نظر میں بھی امتزاج پایا جاتا ہے۔ اردو اور کشمیری ادب کی تاریخ میں میر تقی میرؔ اور رسول میرؔ کے نام نمایاں ہیں۔ دونوں شعرا ءنے غزل کے دامن کو اپنے مخصوص تجربات اور مشاہدات سے وسیع کیا۔جہاں میر تقی میرؔ نے ایک طویل عمر پا کر اٹھارویں اور انیسویں صدی کی پہلی دہائی کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھا وہی رسول میرؔ نے انیسویں صدی کی صرف چند دہائیوں میں اپنے وسیع شعری سرمائے کی بنیاد رکھی۔

میر تقی میرؔ :

ے جانے کا نہیں شور سخن کا میرے ہرگز
تا حشر جہاں میں میرا دیوان رہے گا

درج بالا شعر کو مد نظر رکھتے ہوئے جو پیشن گوئی میر تقی میرؔ نے اپنے کلام میں کی وہ حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئی۔ شاعری ان کی زندگی کا جز و لاینفک تھی،ان کا احسان اردو زبان پر تا قیامت رہے گا۔ میر تقی میرؔ اردو کے کلاسکی شعراء میں ایک لسانی شاعر و فنکار گزرے ہیں جنہیں اہل اردو ،عرف عام میں ایک غزل گو شاعر کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ وہ اپنے شاعرانہ امتیازات اور فنی و فکری جمالیات کی بدولت اردو شاعری میں اپنا ایک انفرادی درجہ رکھتے ہیں ،ان کا کلام پُر درد ہے اور ان کی اشعار سوز و گداز کی تصویریں پیش کرتے ہیں ۔ان کے کلام میں نشتریت کی ایسی لہر پوشیدہ ہے جو اردوکے دوسرے شعراء کے یہاں عنقا ہے ،اس لیے بڑے شعراء غاؔلب، آتؔش، ناسؔخ نے بھی ان کے کمال فن کا اعتراف کیا ہے۔ بقول خلیق انجم
" میرؔ اردو زبان کی آبرو ہے۔ اردو غزل کی سب سے اہم ،پائیدار دل کو چھونے والی آواز ہے، اس نے زمینِ سخن کوآسمان بوس کر دیا ہے ۔ اردو زبان میں لطیف جذبات و

احساسات کے نازک ترین اظہار کے کتنے اور کیسے امکانات ہیں ۔یہ ہمیں میر تقی میؔر کی شاعری پڑھ کر ہی اندازہ ہوتا ہے۔"

(تلاش میر)

میر تقی میؔر نے اپنی شاعری میں غم جاناں اور غم دوراں دونوں ترکیبوں کو یکساں طور پر برتا ہے، انہوں نے شاعری کو اپنا ایک الگ لب و لہجہ عطا کیا ہے۔ ان کی شاعری میں انسانی زندگی کی موضوعی اور معروضی تجربات کی متنوع جہتوں کا باریک تجزیہ ملتا ہے ۔میرؔکی شاعری میں عمیق فلسفیانہ افکار اور گہرے تفکرات کا ذخیرہ ملتا ہےاور انسانی حیات کے نازک اور لطیف حقائق کا لمسیاتی ارتسام محسوس ہوتا ہے۔ محبت کی شدت اور الزامات کی بات چیت ان کے اشعار میں عام ہے جو ان کے اشعار میں ایک مخصوص شگفتگی پیدا کرتی ہے۔ میر تقی میؔر نے اپنے انفرادی تجربات کی تنظیم اور ان کے اظہار میں جس سلیقہ مندی کا ثبوت فراہم کیا ہے اس سے ان کی شاعری میں موسیقیت اور غنایت کا حسین امتزاج پیدا ہوتا ہے۔ میر تقی میؔر نے انسانی زندگی کے نشیب و فراز، عشق و محبت کے موضوعی واردات اور زمانے کی ستم رسائیوں کا اظہار بھی جمالیاتی پیرائے میں کیا ہے جو ان کی شاعری میں گداز کی کیفیت کا موجب ہے۔ آل احمد سرور لکھتے ہیں :

"میر تقی میؔر نے شاعری کو جو لب و لہجہ دیا ہے اور صلابت کی بجائے لطافت پر توجہ،آواز میں گونج اور گرج کی بجائے نرمی پر اصرار، جذبات کی تند و تیز بہاو کی بجائے ضبطِ فغاں اور سازِ زیر لبی پر جو زور دیا ہے وہ بڑی بھرپور اور مستقل کیفیت رکھنے والی شاعری کا ہے"۔

(مسرت سے بصیرت تک)

میر تقی میؔر نے اپنے نظریہ حیات اور اپنی عقیدے کو بھی بڑی بے باکی کے ساتھ پیش کیا ہے ۔

؎میؔر کے دین و مذہب کو اب پوچھتے کیا ہو ان نے تو
قشقہ کھینچا، دیر میں بیٹھا، کب کا ترک اسلام کیا

میر تقی میؔر کعبہ و قبلہ،حرم و احرام سے بے غرض ہو کر صرف محبوب کے کوچے کا مکیں ہو چکا ہے یہی اس کی عبادت ہے یہی اس کا شوق ہے ۔خیالات و احساسات اور عشق و محبوب کا یہی تصور کشمیر کے رومان پرور شاعر رسول میؔر کے یہاں بھی ملتا ہے۔

؎روسُل چُھ زأنِتھ دین و مذہب روخ تہ زُلُف چون
کوو زانہِ کیا گو کُفر تَے اسلام نِگارو

رسول میرؔ:

رسول میؔر کشمیری غزل کے ایک بلند پایہ شاعر ہے اور ان کو اپنی رومانوی شاعری کے لیے" کیٹس آف کشمیر "کا خطاب دیا گیا ہے،وہ کشمیر کے رومانوی ادب میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔رسول میؔر کی شاعری کا اہم اختصاص سراپا نگاری ہے۔ ان کے جذبات کی شدت اور احساس کی جدت حسیاتی سطح پر متاثر کرتی ہے ۔رسول میؔر کی شاعری موضوعی تجربات کا عکس ہے، نفسی اور حسی سطح پر انہوں نے جو محسوس کیا اسے تخلیقی اعجاز کے ساتھ اظہار کا پیہرن بخشا۔رسول میؔر کی شاعرانہ صلاحیتوں کا امتیاز یہ ہے کہ غزل کے میدان میں گئی شعراء نے ان کا تتبع کرنے کی سعی کی ۔کشمیری زبان و ادب میں رسول میؔر اپنی شاعرانہ خصوصیات اور تجربات و موضوعات کی بوقلمونیت کے اعتبار سے ممتاز و منفرد مقام کے حامل ہے ان کو خود اپنی اس شاعرانہ شخصیت کی انفرادیت کا احساس تھا۔ اسی احساس تفاخر نے انہیں یہ کہنے پر مجبور کیا۔

ؔ رسول مشتاق مشہور آفاق
نادر سخن گو سبحان اللہ

رومانی شاعر رسول میؔر اور شہنشاہ غزل میر تقی میؔر کی شاعری میں بہت سی مشابہتیں پائی جاتی ہے۔ ان کی غزلیں عاشقانہ جذبات اور زندگی کے مختلف پہلوؤں پر مبنی ہیں۔ رسول میؔر بھی میر تقی میؔر کی طرح اپنے اشعار میں موضوع اور احساس کی ہم آہنگی سے جو تاثر پیدا کرتے ہیں اس سے ان کی ان کی شاعری میں ندرت اور لطافت کا غیر معمولی آہنگ سنائی دیتا ہے۔

ؔتنہا چُھنہ در زُلُف گرفتار میونُے دل
دَر حلقہ یوہۓسلسلہ دون عالمن آمے

مندرجہ بالا شعر سے جو تاثر ابھرتا ہے وہ میر تقی میرؔکے اس شعر کی صدائے بازگشت معلوم ہوتا ہے۔

ؔ ہم ہوئے تم ہوئے کہ میرؔ ہوئے
اس کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

میر تقی میؔر اور رسول میؔر دونوں کا اردو اور کشمیری زبان ادب میں اپنا مخصوص اور منفرد جمالیاتی دائرہ ہے۔ دونوں شاعروں کی شاعری میں حقائق اور تجربات کی جو بازگشت سنائی دیتی ہے ان کی راست وابستگی انسانی زندگی کے متنوع تجربات محبت، حسن، عشق، ہجر، وصال اور زمانے کی نیرنگیوں کے ساتھ ہے۔ایسی شاعری جس میں تجربات کی صداقت اور ان کی تعظیم کا

غیر معمولی التزام موجود ہو اور شاعر فنی اظہار پر مکمل قدرت رکھتا ہو، ایسی شاعری کا نقش دیرپا ہوتا ہے، اور یہ اختصاص ان کی شاعری میں درجہ اُتم موجود ہے ۔دونوں کے یہاں تجربات کی صداقت ، ان کی تنظیم اور اظہار کی قدرت سے جو تاثر ابھرتا ہے وہ قارین کے لئےہر دور میں جمالیاتی ابتہاج اور روحانی اہتزاز کا باعث بنے گا۔ میر تقی میؔر اور رسول میؔر کی شاعری میں ایک محقق کے لیے جوہر موجود ہے اس لیے میں نے اس موضوع کا انتخاب کیا ہے۔ یہ تقابلی تجزیہ ہمیں دونوں شعراء کی شاعری کے مختلف پہلوؤں کو بہترین انداز میں سمجھنے میں مدد فراہم کر سکتا ہے۔ جو ان کی ادبی اور شاعری عظمت کو سمجھنے میں مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

اغراض و مقاصد :

۱۔تقابلی ادب کی مبادیات کو مغرب اور مشرقی ادب کے تناظر میں سمجھنے کی کوشش کی جائے گی

۲۔ اس بات کو سب سے پہلے سمجھنے کی کوشش کی جائے گی کہ کیا دونوں نے کسی ایک مخصوص ادب سے اکتساب فیض حاصل کیا ہے؟کیا رسول میؔر تک کلام میر تقی میؔر دستیاب تھا؟

۳۔میر تقی میؔر اور رسول میؔر کی شعری سرمایہ کا فکری ،موضوعاتی اور اسلوبیاتی پس منظر میں مطالعہ کیا جائے گا

۴۔میر تقی میر اور رسول میر کا تقابلی مطالعہ کر کے ان کے عہد کی ثقافت اور تہذیب کو سمجھنے کی کوشش کی جائے گی۔

۵۔ میر تقی میؔر اور رسول میؔر کے منتخب کلام کا تجزیہ کر کے ان کے عہد کا شعری منظر نامہ سمجھنے کی کوشش کی جائے گی

تحقیقی طریقہ کار:

ادبی تجزیے کے لیے کئی طریقہ کار کو اپنایا جاتا ہے جیسے اسلوبیاتی، تجزیاتی، تاثراتی وغیرہ تا ہم ان سب طریقوں کے علاوہ ادب کو تقابل ادب کے تحت بھی جانچا اور پرکھا جاتا ہے۔ اس مقالے میں دو ممتاز شعراء کے منتخب کلام کا خصوصی جائزہ لیا جائے گا اور دونوں شاعروں کے منتخب کلام کے منفرد انداز کا موازنہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ نیز اس بات کو بھی سمجھنے کی کوشش کی جائے گی کہ کن معنوں میں دونوں میں یکسانیت پائی جاتی ہے

اور اس یکسانیت کے کیا وجوہات ہیں ۔کیا دونوں شعراء کی شاعری کسی مخصوص شعری نظام کے زیر سایہ پروان چڑھی ۔یا کیا اس عہد کو کسی مخصوص ادب نے پوری طرح اپنے زیر نگیں کیا تھا؟

موضوع پر سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:

میر تقی میؔر اور رسول میؔر کی شاعری کے تقابل کے تعلق سے راقمہ کو کوئی بھی تحریر ہاتھ نہیں آئی البتہ مذکورہ دونوں شعرا ء پر انفرادی سطح کا کام وسیع پیمانے پر ہوا ہیں۔اردو ادب میں میر تقی میؔر پر کئی مقالاجات اور "شعرشورانگیز" "تلاش میؔر" وغیرہ کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔وہی کشمیری زبان کے شاعر رسول میؔر پر بھی مقالاجات کے علاوہ "نادر سخن گو :رسول میر" ،" رسول میر" وغیرہ جیسی تصانیف بھی منظر عام پر آچکی ہیں۔راقمہ میر تقی میؔر اور رسول میؔر کی منتخب شاعری کے مختلف پہلوؤں کو تقابلی ادب کے اصول و ضوابط کے تحت ایک تقابلی جائزہ پیش کرنے کی کوشش کرے گی اس طرح میرا یہ مقالہ اپنی نوعیت کا پہلا مقالہ ثابت ہو سکتا ہے۔

ابواب بندی:

باب اول: تقابلی مطالعہ: تعریف و توضیح

اس باب میں تقابلی ادب کی مبادیات ،اہمیت وافادیت کا تفصیلی جائزہ پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

باب دوم: میر تقی مؔیر کی شعری کائنات

اس باب میں میرتقی میر کی وسیع و عمیق شعری دنیا کا جائزہ لیا جائے گا۔اس کی شاعری کےمختلف پہلوؤں اورخصوصیات کو تفصیل سے متعارف کرانے کی سعی کی جائے گی۔

باب سوم: رسول میرؔ کی شعری انفرادیت

باب سوم میں رسول میر کی شاعری کا اختصاص اور کشمیری غزل میں ان کے شعری انفراد کو اجاگر کرنے کی کوشش کی جائےگی۔

باب چہارم: میر تقی میرؔ اور رسول میرؔ کی منتخب شاعری کا تقابلی مطالعہ

اس باب میں میر تقی میر اور رسول میر کی منتخب شاعری کاتقابلی مطالعہ پیش کر کے دونوں شعراء کے یہاں موضوعات،اسلوب،اور ثقافت کا موازنہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

ماحصل:

ماحصل میں تمام ابواب کا نچوڑ پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

کتابیات

بنیادی ماخذ:

۱۔ انتخابِ کلیات مؔیر،مرتب مولوی عبد الحق،ایچ اس آ فسیٹ پرنٹرس دہلی، ۲۰۲۰

۲۔کلیات مؔیر،مرتب ظل عباس عباسی،قومی قونسل برائے فروغ اردو زبان ،نئی دہلی،۲۰۱۳ء

۳۔ کلیاتِ رسول مؔیر،مرتب محمد یوسف ٹینگ،جموں اینڈ کشمیر اکاڈمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجزسرینگر،۲۰۰۲ ء

۴۔کلیات رسول میرؔ،کلام رسول میر شاہ بادی،پروفسر غلام محمدشآدـمیکاف پرنٹرس، دہلی۲۰۲۱ء
۵۔ میر کی خود نوشت سوانح(ذکر میر کے مکمل متن کا پہلا ترجمہ) نثار احمد فاروقی،امیجز اینڈ امپرشن،دریا گنج ،نئی دہلی،۲۰۲۴ء

ثانوی ماخذ:

۱۔ادبی و لسانی تحقیق اور تقابلی ادب (اصول اور طریق کار)،پرفیسر عبدالستار دلوی،انجمنِ اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، ممبئی ۲۰۱۶ء
۲۔تقابلی ادب:ایک تنقیدی جائزہ،سوزن بیسنٹ،مترجم توحید احمد،پورب اکادمی، اسلام آباد۲۰۱۵ء
۳۔شعر شور انگیز،جلد اول تیسرا ایڈشن ،شمس الرحمان فاروقی،قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان،۱۹۹۰۴ ء
۴۔لکھنو کا دبستانِ شاعری،ابو لیث صدیقی،لکھنو جونپور،۱۹۸۳ ء
۵۔محمد تقی میر، جمیل جالبی ،عفیف آ فسیٹ پرنٹرس دہلی، ۲۰۰۱ ء
۶۔آبِ حیات، محمد حسین آزاد،سنگ میل پبلیکیشنز لاہور،۱۹۸۵ء
۷۔میر تقی میر (حیات اور شاعری) خواجہ احمد فاروقی ،ترقی بیورو اردو نئی دہلی ، ۱۹۹۲ ء
۸۔میر تقی کی جمالیات ، شکیل الرحمٰن ،نرالی دنیا پبلیکشنز نئی دہلی،۲۰۱۱ ء
۹۔موازنہ انیس و دبیر،مولانا شبلی نعمانی،قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی ،۲۰۱۱ء
۱۰ ۔میر صاحب زمانہ نازک ہے،مرتب سرور الہدیٰ،متبع عزیز پرنٹنگ پرس نئی دہلی،۲۰۲۳ء
۱۱۔میر کی غزل میں پیکر تراشی،ڈاکٹر ابولاکلام عارف،متبع عفیف پرنٹرس دہلی،۲۰۱۶ء
۱۲۔ تلاش میر ،نثار احمد فاروقی،انجمن ترقی اردو ،ہند،دہلی ،۱۹۹۳ ء
۱۳۔غزلیاتِ میر کی اسلوبیات، شاہد پرویز، ۲۰۰۱ ء
۱۴۔نقد میر،ڈاکٹر سید عبداللہ،جہانگیر بک ڈپو،دہلی
۱۵۔ غزل اور مطالعہ غزل ،ڈاکٹر عبادت بریلوی،انجمن ترقی اردو کراچی پاکستان ،۱۹۵۵ ء
۱۶۔ہماری شاعری،مسعودحسن رضوی ادیبؔ، ایجوکیشنل بک ہاوس،علی گڈھ،۲۰۲۱ء
۱۷۔تاریخ ادب اردو، نورالحسن نقوی، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ،۲۰۱۵ ء

۱۸۔کاشر صوفی شاعری،صوفی لال ساقی،کلچرل اکاڈمی سرینگر ،۲۰۰۵ ء
۱۹۔نوو کاشر ادبک توا ریخ ،ناجی منور،شفی شوق،کاشر ڈپارٹمنٹ کشمیر یونیورسٹی،۱۹۹۱ ء
۲۰۔کشمیری زبان اور شاعری(جلد دوم)،عبدالا حد آزاد ، سرینگر کلچرل اکاڈمی،۱۹۴۰ ء
۲۱۔اتھ ظلماتس لعل کیاہ چھ تے، شاد رمضان،۲۰۰۵ ء
۲۲۔ رسول میر ، محمد یوسف ٹینگ، جمو ں و کشمیر کلچرل ا کادمی سرینگر ۱۹۶۰، ء
۲۳۔جدید کاشر شاعری ،ڈاکٹر حامدی کشمیری،کاشر ڈِپاٹمنٹ،کشمیر یونیورسٹی سرینگر،۱۹۸۲ء
۲۴۔رسول میر:نادرِسخن گو،ڈاکٹر نزیر آزاد ،ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس ،دہلی ،۲۰۱۱ء
۲۵۔کہہ وُٹ،رحمان راہی،جے ۔کے آفسیٹ پرنٹرس،دہلی،۱۹۷۹ء
۲۶۔ کاشر شاعری (انتخاب)،کاشر ڈپارٹمنٹ، کشمیر یونیورسٹی سرینگر۲۰۱۹ء
۲۷۔اردو شاعری کا فنی ارتقاء،ڈاکٹر فرمان فتح پوری،ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس دہلی،۲۰۱۹ء

28.Rasul Mir (The Romantic Poet of Kashmir), Dr. Shiban K. Kachru,
29. Rasul Mir, Prof. Gulam Rasool Malik, sahitya academy, 1990
30.Comparative literature theory method, application, Steven Totosy,1998

رسائل و جرائد:

۱۔اردو دنیا ،تقابلی مطالعہ اور طریقہ کار ،شاہد پرویز،قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان،نئی دہلی
۲۔انہار ،تقابلی ادب معنی سکوپ تہ امکانات،جی ۔آر ۔ملک،ڈپاٹمینٹ آف کشمیری ،کشمیر یونیور سٹی سرینگر
۳۔ساقی، میر نمبر،شاہد احمد دہلوی،کراچی،شمارہ نمبر ۳ ۰۰،بابت ستمبر،۱۹۵۸ء

۴۔بازیافت،میر تقی میر اور ن۔م راشد کی یاد میں ،محمد فخرالحق نوری ،لاہور،شمارہ نمبر ۰۱۸،باپت دسمبر، ۲۰۱۱ء
۵۔آج کل ،میر تقی میر نمبر،پبلکیشن دہلی،جلد ۲۴،شمارہ نمبر۰۰۸،دہلی،۱۹۸۴
٦۔نقوش،میر تقی میر نمبر،محمد طفیل،شمارہ نمبر ۱۲۵،لاہور ،۱۹۸۰
ے۔نیا دور،لکھنو، اجے کمار،شمارہ نمبر۰۰۔۰۰۴،جلد نمبر ٦۵،باپت مئ،جون، ۲۰۱۰
۸۔مجلہ غالب نامہ(میر تقی میرنمبر)،پروفیسر نزیر احمد،جلد نمبر ۲۱، شمارہ نمبر ۲،نئی دہلی
۹۔فیضان ادب،میر تقی میر نمبر،جلد نمبر ۹،شمارہ ۲۔۳،ادارہ تحقیقات اردو فارسی،کرتھی جعفرپورہ،مئو،یو۔پی
۱۰۔انہار،سراپانگاری تہ روسل میر، رحمان راہی،جلد۵، شمارہ۸،کاشر ڈپارٹمنٹ،کشمیر یونورسٹی، سرینگر

Research Scholar
Afshana Gamgeen Bashir

Supervisor
Dr. Irfan Ahmad Malik

Head of Department
Dr. Irfan Ahmad Malik

School of Languages

Department of Urdu

Central University of Kashmir

Research scholar
Afshana Gamgeen Bashir

Supervisor
Dr. Irfan Ahmad Malik

Date of Registration:02/01/2024

Enrolment No:23157CUKmr002

Synopsis for Ph.D

Mir Taqi Mir Aur Rasul Mir Ki Muntakhab Shayari Ka Fikri Wa Fanni Taqabul

Research scholar
Afshana Gamgeen Bashir

Supervisor
Dr. Irfan Ahmad Malik

Date of Registration:02/01/2024
Enrolment No:23157CUKmr002

School of Languages
Department of Urdu
Central University of Kashmir
2024

CERTIFICATE

1. Certified that the research programme of **Ms. Afshana Gamgeen Bashir** has been drafted with sufficient care and keeping in view the regulations of the university on the subject and the needs of the research scholar concerned.

2.Certified that the supervisor concerned is at present supervising research work of Ph.D. research scholars as a guide and research scholars as a co- guide, including the present one, which is well within the University/UGC prescribed limit.

3. Certified that the required logistics and literature pertaining to the study of the research scholar concerned on the available campus/ locally and the work of the research scholar would not suffer for want of the same

Signature and Names of the Research Advisory Committee (RAC) of the scholar:

Dr. Irfan Ahmad Malik **Dr. M. Rashid Azeez** **Dr. Nusrat Jabeen**

Forwarded to Dean School of Languages for placing the research programme before the Board of Studies/AC for approval.

Head, Department of Urdu

Recommendation of Board of Studies/School Board/ Dean

Signature of Dean